

سُورَةُ عَبَسَ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی بیالیس آیات اور ایک رکوع ہے

عَبَسَ ۳۰
۵

آیات ۲۲ تا ۴۲

رکوع نمبر ۱

“HE FROWNED”

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. He frowned and turned away
2. Because the blind man came unto him.
3. What could inform thee but that he might grow (in grace)
4. Or, take heed and so the reminder might avail him?
5. As for him who thinketh himself independent,
6. Unto him thou payest regard.
7. Yet it is not thy concern if he grow not (in grace).
8. But as for him who cometh unto thee with earnest purpose
9. And hath fear,
10. From him thou art distracted!
11. Nay but verily it is an Admonishment,
12. So let whosoever will pay heed to it,
13. On honoured leaves
14. Exalted, purified,
15. (Set down) by scribes
16. Noble and righteous.
17. Man is (self-) destroyed: how ungrateful!
18. From what thing doth He create him?

- بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○
عَبَسَ وَتَوَلَّى ①
أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى ②
وَمَا يَذُرْ لِكَ لَعَلَّهُ يَنْزِكِي ③
أَوْ يَذْكُرُ فِتْنَةً لِلْذِّكْرِ ④
أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى ⑤
فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى ⑥
وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزْكِي ⑦
وَأَمَّا مَنِ جَاءَكَ يَتَعَفَى ⑧
وَهُوَ يَخْشَى ⑨
فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ⑩
كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪
فَمَنْ شَاءَ ذَكَّرْهُ ⑫
فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ⑬
مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ⑭
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ⑮
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯
قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ ⑰
مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ⑱
- شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
○ جو مصطفیٰ ارشاد ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے ①
○ کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا ②
○ اور تم کو کیا خبر شاید وہ پائیزگی حاصل کرتا ③
○ یا سوچتا تو سمجھنا اُسے فائدہ دیتا ④
○ جو پروا نہیں کرتا ⑤
○ اُس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو ⑥
○ حالانکہ اگر وہ نہ سنوے تو تم پر کچھ الزام نہیں ⑦
○ اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا ⑧
○ اور (خدا سے) ڈرتا ہے ⑨
○ اُس سے تم بے رخی کرتے ہو ⑩
○ دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے ⑪
○ پس جو چاہے اسے یاد رکھے ⑫
○ قابلِ ادب و رتوں میں (لکھا ہوا) ⑬
○ جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں ⑭
○ ایسے، لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ⑮
○ جو سردار اور نیکو کار ہیں ⑯
○ انسان ہلاک ہو جائے کیسا ناشکرا ہے ⑰
○ اُسے خدا نے کس چیز سے بنایا؟ ⑱

19. From a drop of seed.
He createth him and proportioneth him,

20. Then maketh the way easy for him,

21. Then causeth him to die, and burieth him;

22. Then, when He will, He bringeth him again to life.

23. Nay, but (man) hath not done what He commanded him.

24. Let man consider his food:

25. How We pour water in showers

26. Then split the earth in clefts

27. And cause the grain to grow therein

28. And grapes and green fodder

29. And olive-trees and palm-trees

30. And garden-closes of thick foliage

31. And fruits and grasses:

32. Provision for you and your cattle.

33. But when the Shout cometh

34. On the day when a man fleeth from his brother

35. And his mother and his father

36. And his wife and his children,

37. Every man that day will have concern enough to make him heedless (of others).

38. On that day faces will be bright as dawn,

39. Laughing, rejoicing at good news;

40. And other faces, on that day, with dust upon them,

41. Veiled in darkness,

42. Those are the disbelievers, the wicked.

نطفے سے بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا ۱۹

پھر اس کے لئے رستہ آسان کر دیا ۲۰

پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا ۲۱

پھر جب چاہے گا اے اٹھا کھڑا کرے گا ۲۲

کچھ شک نہیں کہ خدا نے اے جو حکم دیا اس نے اس پر عمل کیا ۲۳

تو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے ۲۴

بے شک ہم ہی نے پانی برسایا ۲۵

پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا ۲۶

پھر ہم ہی نے اس میں اناج اُگایا ۲۷

اور انگور اور ترکاری ۲۸

اور زیتون اور کھجوریں ۲۹

اور گنے گنے باغ ۳۰

اور میوے اور چارا ۳۱

ایسے سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کیلئے بنایا ۳۲

تو جب قیامت کا نعل مچے گا ۳۳

اُس دن آدمی اپنے بھائی سے دُور بھاگے گا ۳۴

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ۳۵

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے ۳۶

ہر شخص اُس روز ایک فکر میں ہوگا جو اُسے (موت کیلئے) پس کرے گا ۳۷

اور کتنے مزا اُس روز چمک رہے ہوں گے ۳۸

خنداں و شاداں رہ نیکو کار ہیں، ۳۹

اور کتنے مُرہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی ۴۰

(اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی ۴۱

یہ کفار بدکردار ہیں ۴۲

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ ۱۹

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۲۰

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۲۱

ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۲۲

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۲۳

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۲۴

إِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۲۵

ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۲۶

فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۲۷

وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۲۸

وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۲۹

وَحَدَائِقَ غُلَبًا ۳۰

وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۳۱

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۳۲

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ ۳۳

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۳۴

وَأُمِّهِ وَأَبْنَيْهِ ۳۵

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۳۶

لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۳۷

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفَرَةٌ ۳۸

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۳۹

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۴۰

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۴۱

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجَرَةُ ۴۲

اسرار و معارف

چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور منہ پھیر لیا۔ ہوا یوں کہ آپ ﷺ کے پاس مکہ کے چند

سردار بیٹھے تھے جنہیں آپ ﷺ سمجھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے ان کی نظر نہ تھی انہوں نے کسی آیت کے بارے سوال کیا اور بار بار جواب پر اصرار کیا جو مناسب حال نہ تھا اس پر آپ ﷺ کے رخ انور پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور رخ انور ان سے پھیر لیا کہ وہ تو دوسرے وقت ہم استفادہ کر سکتے تھے مجلس میں انہیں محل نہ ہونا چاہیے تھا۔

نفع یقینی پر
 اس پر اللہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا یہ اجتہاد درست نہیں لہذا اصلاح فرمادی کہ ان کو نفع یقینی تھا جبکہ کفار کا فائدہ موہوم تھا محض امید تھی موہوم کو ترجیح نہ دی جائے کہ یہ مخالفت چھوڑ کر ایمان لے آئیں لہذا یقینی کو موہوم پر ترجیح دی جائے اس ارشاد ہوا کہ آنے والا معذور تھا کہ اس کی نظر نہ تھی مگر وہ سوال فائدہ حاصل کرنے کے لیے کر رہا تھا اب بھلا آپ ﷺ کو کیا خبر کہ وہ پاک ہو جاتا یا کم از کم اسے ذکر کثیر نصیب ہو جاتا۔

سالم کے دو حال
 پہلا حال ابرار کا ہے کہ نفس کا تزکیہ نصیب ہو جائے اور دوسرا طالب کا کہ اسے ذکر کثیر نصیب ہو کر منزل کی طرف لے جانے کا سبب بن جائے تو دونوں میں ایک تو بہر حال یقینی تھا جبکہ دوسری طرف وہ لوگ تھے جو خود کو دین کا ضرورت مند ہی نہیں سمجھتے تھے۔

مسئلہ
 کفار کی دلجوئی کے لیے کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہو اور آپ ﷺ نے ان کی فکر فرمائی ہو حالانکہ اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو آپ کو کیا غرض آپ ﷺ تو اللہ کا پیغام پہنچا چکے لیکن جو شخص طلب خالص لے کر اور اللہ سے دلی محبت لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوا اس سے بے رخی اختیار نہ فرمائیے کہ یہ دین تو نصیحت ہے جو چاہے قبول کرے کہ اس میں اسی کا فائدہ ہے یہ تو بہت معزز صحف میں لکھی ہوئی باتیں ہیں جو بہت اعلیٰ مقامات پر عند اللہ رکھی ہیں جنہیں فرشتے انبیاء علیہم السلام کے پاس لاتے ہیں اور بہت نیک اور پاک باز ہیں۔

مسئلہ
 یہ سب لفظ مطہرہ سے حاصل ہوتا ہے کہ جنابت والے آدمی، حیض یا نفاس والی عورت اور بے وضو کے لیے چھونا درست نہیں نیز قرآن کو کتابت کرنے والے صحابہ کرام اور بعد میں آنے والے علماء کرام مراد ہیں گویا ان سب کو پاک باز ہونا چاہیے جس کا راستہ ذکر کثیر ہے۔

آدمی نے تباہی مول لے لی آخر اس نے کفر کیوں اختیار کیا اگر معنوی حقائق کو سمجھنے کا اہل نہ تھا تو بھی مادی دلائل تو اس کے سامنے تھے۔ ذرا غور کرتا کہ اسے ایک نطفے سے بنایا مگر نطفے کی تخلیق میں کہاں کہاں سے مادے کو لا کر شامل کیا پھر ایک نطفے سے اسے کس قدر خوبصورت بنا کر بے شمار خوبیاں عطا کیں پھر اس کے لیے زندگی آسان کر دی اور پیدائش سے لے کر موت تک بے شمار نعمتوں سے اُسے نوازا پھر موت کی نعمت عطا کی کہ دارِ فانی میں اس کے اعضاء تو مضحمل ہونے لگے بدن طاقت کھو بیٹھا اب اگر قیامت تک موت نہ آتی تو اس کا کیا حال ہوتا لہذا موت کی نعمت عطا کی اور پھر جانوروں کی طرح تلف نہیں کیا بلکہ عزت کے ساتھ خاص لباس میں دفن کرنے کا طریقہ بتایا۔ مسئلہ: مردے کا دفن کرنا واجب ہے۔

اور پھر حب چاہے گا حشر برپا کر دے گا اور انسان کو پھر زندہ فرمائے گا۔

پھر اطاعت و عمل میں اسلامی نظام کی بات ہے لیکن ہوا یہ کہ جس انسان پر اس قدر رحمتیں فرمائیں اسی نے اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ حیات پر عمل

کرنے سے انکار کر دیا ذرا اپنے کھانے ہی کو دیکھ لے کہ ایک ایک بندے کا پیٹ بھرنے کے لیے کارگاہِ حیات کو اس نے کیسے سجایا ہے کہ بادلوں میں پانی بھر کر کہاں کہاں پہنچا کر برسائے اور زمین کا سینہ پھاڑ کر اناج، سبزیاں، انگور، زیتون، غذا بھی دوا بھی اور کھجوریں اور بے شمار اقسام کے پھل اور نہ صرف تمہارے لیے بلکہ تمہارے جانوروں کے چارے کے لیے سبزے کا کیا کیا اہتمام فرمایا یاد رکھو آخر ایک روز حشر قائم ہونے والا ہے جس کی چنگھاڑ لوں کو پھاڑ دے گی اور جس اولاد اور دولت کے لیے انسان نے اللہ کی نافرمانی کی خود اس سے بھاگے گا بھائی سے ماں باپ سے اور بیوی بیٹوں سے ہر شے سے بھاگ کر سب کچھ بھول کر صرف اپنی جان بچانے کی فکر میں ہوگا اسی روز ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے چہروں سے خوشیاں ٹپکتی ہوں گی اور ہنستے مسکراتے ہونگے اور وہ لوگ بھی جن کے چہرے گویا گرد آلود ہوں اور اس پر مزید سیاہی بڑھتی جا رہی ہوگی یہ لوگ کافر اور فاجر ہوں گے کفر سے مراد عقیدہ کی خرابی اور فجور سے مراد عملاً اسلام سے انحراف ہے۔